کرنا چاہتے ہیں تو ان طریقوں پر عمل کریں اور من گھڑت طریقوں کو چھوڑ دیں۔ خود پسندی کا راستہ ترک کرے۔ آپ کی اطاعت وفرمانبرداری کا راستہ اختیار کریں۔ تو یقیناً آپ کی محبت کو پاسکیں گے اور یہ محبت کا اظہار ہماری نجات کا ذریعہ ہوگا۔

اوبامہ کی مذہبی مشیر کا پیغام اور زمینی حقائق!

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں ہوتی ہیں جسے اکثر من وعن تسلیم کرلیا جاتا ہے۔ اگرچہ زمینی حقائق اس کے منافی ہوں گذشتہ دنوں امریکی صدر بارک حسین اوبامہ کی مذہبی مشیر فرح پنڈت پاکستان آئیں تو انہوں نے مختلف مقامات پر اس بات کو بار بار دہرایا کہ ''امریکہ اسلام اور مسلمان ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات کا خواہاں ہے۔ امریکی حکومت ہرگز اسلام کے خلاف نہیں ہے اور ہم مسلم دنیا کے علماء اور ممتاز سکالرز کو ساتھ لیکر باہمی تعلقات کو خوشگوار بنائیں گے نیز مغرب اور مسلم امہ کے درمیان ایک سازش کے تحت دوریاں پیدا کی جارہی ہیں اس خلیج کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے صدر اوباما کی قاہرہ میں ہونے والی تقریر کا حوالہ بھی دیا۔''

بادی النظر میں یہ جذبات بہت اچھے ہیں اور کوئی باشعور انسان اس سے اختلاف نہیں کرسکتا لیکن ہم افسوس کے ساتھ یہ عرض کریں گے کہ ان جذبات کا عملی زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور زمینی حقائق اس کے برعکس ہیں۔

اگر یہ مان لیا جائے کہ مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک اور ظالمانہ رویہ سابقہ امریکی پالیسی رہی ہے کہ موجودہ امریکی حکومت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے تو اس فلسفے کو کوئی تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہے اس لیے کہ صدر اوباما کو اقتدار میں آئے ایک سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے لیکن آج تک انہوں نے سابقہ پالیسیوں کو ختم کرنے، امتیازی قوانین کے خاتمے کیلئے کوئی اعلان نہیں کیا۔ بلکہ ان کا طرز عمل سابقہ پالیسیوں کی تائید وحمایت کرتا ہے اگر اوباما کے خیال میں ان کے مسلمانوں کے ساتھ تعلقات خوشگوار اور قابل رشک نہیں تو اس کے خاتمے کے لیے انہوں نے کون سے اقدامات اٹھائے مثلاً گوانتانا موبے کا عقوبت خانہ جو صرف مسلمان قیدیوں کے لیے بنایا گیا ہے۔ اسے بند کردیا ہوتا اور تمام

قیدیوں کو عام عدالتوں میں پیش کیا جاتا اور انہیں بھی اپنے دفاع کا حق مل جاتا تو سمجھا جاتا کہ واقعی صدر اوباما مسلمانوں کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم کرنے کی شروعات کر رہے ہیں۔ مگر افسوس ایسا نہ ہو سکا۔ بلکہ آج بھی وہ امتیازی قوانین اور دوغلا پن اسی طرح سے قائم ہے۔ جیسا کہ سابقہ دور میں تھا۔

خوشگوار تعلقات بنانے کے لیے ماحول کا سازگار ہونا از حد ضروری ہے باہمی اعتماد کی فضا قائم ہونا تو دور کی بات ہے۔ الٹا ایسے حالات پیدا کئے گئے جس سے نفرت بڑھ گئی پاکستانی سرحدوں کی خلاف ورزی، ڈرون حملوں پر اصرار اور پاکستان کے اہم شہروں میں امریکی ایجنسیوں کی پر اسرار سرگرمیوں نے بہت سے شکوک وشبہات کو جنم دیا ہے اور عمومی طور پر پاکستانی شہریوں میں تشویش پیدا ہوئی۔

ان کا یہ فرمانا کہ علماء اور ممتاز سکالرز کی مدد اور تعاون سے وہ تعلقات کو بہتر بنائیں گے قابل تعجب بات ہے کیونکہ امریکیوں کا علماء کے ساتھ طرز عمل ہمیشہ معاندانہ رہا اور سب سے زیادہ ان کی تضحیک کرتے رہے ہیں اور ان پر دہشت گردی کا لیبل چسپاں کرتے ہیں جب تک یہ رویہ تبدیل نہیں ہوتا۔ علماء کیونکر تعاون کریں گے۔ دینی مدارس جو خالص تعلیمی ادارے ہیں انہیں بدنام کرنے کا کوئی موقع ضائع نہیں کیا جاتا۔ جبکہ اکثر مدارس کے منتظمین علماء کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔

مشیر صاحبہ کا یہ کہنا کہ ''مغرب اور مسلم امہ کے درمیان ایک سازش کے تحت دوریاں پیدا کی گئی ہیں'' انتہائی مضحکہ خیز ہے وہ عناصر جو یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہیں کوئی غیر نہیں ہیں۔ جن کا فرح پنڈت صاحبہ کو علم نہ ہو۔ وہ یہ سازشیں کوئی ماسک پہن کر تو نہیں کرتے کہ پہچانے نہ جائیں پورے مغرب کا پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا یہ کام رضا کارانہ طور پر سرانجام دے رہا ہے اور روزانہ ایک نئی کہانی تراشی جاتی ہے۔ اور تمام چینلز بڑھے زور وشور سے نشر کرتے ہیں اس میڈیا کی لگام مشیر صاحبہ کے Bass کے ہاتھ میں ہے۔ جو چاہیں کرواتے ہیں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنانا معمولی عمل ہے اگر فرح پنڈت صاحبہ چاہیں تو ایک دن میں یہ سازش ناکام ہو سکتی ہے۔

اب تو عام آدمی بخوبی سمجھتا ہے کہ اسلامی دنیا کی دولت وثروت پر قبضہ کرنے اور مسلمانوں کی بربادی کے لیے امریکہ حیلے بہانے تراشتا ہے۔ آج عراق افغانستان اور پاکستان لہولہو ہے۔ لاتعداد مسلمان شہید ہو چکے ہیں املاک کی تباہی کا اندازہ لگانا ممکن نہیں اور اس جنگ کے نتیجے میں معاشی اور